بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلسل قطرے آتے ہوں، تو نماز پڑھنے کا طریقہ

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

مسلسل قطرے آتے ہیں، تو نماز کیسے پڑھوں؟

جواب

اگر آپ کی حالت ایسی ہے کہ پیشاب کے قطرے مسلسل بہتے رہتے ہیں، اور آپ کو اتنا وقت نہیں ملتا کہ جس میں آپ وضو کرکے فرض ادا کر سکیں، تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر آپ شرعی معذور ہیں، بشرطیکہ روئی وغیرہ کوئی چیز رکھ یا باندھ کر یا کسی اور طریقے سے قطرے روکنے والی صورت ممکن نہ ہو۔ اور پھر جب تک ہر وقت میں کم از کم ایک بار بھی عذر پایا جائے، آپ معذور ہی رہیں گے، لہٰذا جب تک ایک پورا وقت شروع سے آخر تک اس عذر کے آئے بغیر نہ گزرے، اس وقت تک معذور ہی رہیں گے۔

اور جس صورت میں آپ معذور ہیں، اس صورت میں آپ کے لیے حکم یہ ہے کہ آپ نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد ایک بار وضو کریں گے، اور پھر اس نماز کے وقت میں پیشاب کے قطرے آنے سے آپ کا وضو نہیں ٹوٹے گا، اور آپ اسی وضو سے نماز وغیرہ ادا کر سکیں گے۔

ہاں! اگر وقت کے دوران پیشاب کے قطروں کے علاوہ کوئی اور وضو توڑنے والی چیز پائی گئی، مثلاً بہنے کی مقدار خون نکلا، یا گیس خارج ہوئی وغیرہ تو اسی وقت وضو ٹوٹ جائے گا۔ نیز جیسے ہی اس نماز کا وقت ختم ہوگا، تو وقت ختم ہوتے ہی آپ کا وضو ٹوٹ جائے گا اور اگلی نماز کے وقت میں دوبارہ وضو کرنا ہوگا، اگرچہ قطروں کے علاوہ کوئی اور وضو توڑنے والی چیز نہ پائی گئی ہو۔

نیز اس صورت میں اگر پیشاب کے قطرے اتنے نکلے کہ ایک درہم سے زِیادہ ناپاک ہوگیا، اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر یا بدل کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا، تو دھو کر یا کپڑے بدل کر نماز پڑھنا فرض ہے، اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی ناپاک ہو جائے گا، تو دھونا یا بدلنا ضروری نہیں، اُسی حالت میں پڑھے کچھ حَرَج نہیں، اور اگر درہم کے برابر ناپاک ہوا، تو پہلی صورت میں (یعنی جب پتا ہے کہ اتنا موقع مل جائے گا کہ دوبارہ درہم کی مقدار ناپاک ہونے سے پہلے پہلے نماز مکمل کرلے گا، تو) دھونا واجب، اور درہم سے کم ہے، تو سنّت، اور دوسری صورت میں (یعنی جب معلوم ہو کہ دوبارہ پاک کرنے یا کپڑے بدلنے کی صورت میں نماز پوری ہونے سے پہلے پہلے پھر اتنا ہی ناپاک ہو جائے گا، تو) مطلقاً نہ دھونے میں کوئی حَرَج نہیں۔

اور اگر آپ کی حالت یہ ہے کہ آپ کو اتنی مہلت مل جاتی ہے کہ جس میں دوبارہ پیشاپ کا قطرہ نکلنے سے پہلے پہلے آپ وضو کر کے فرض ادا کر سکتے ہیں، تو اس صورت میں آپ شرعی معذور نہیں، اور اسی طرح اگر روئی وغیرہ رکھنے یا کسی چیز کے باندھنے سے قطرے رک جاتے ہیں، یا کسی اور طریقے سے رک جاتے ہیں، مثلا کھڑے ہو کر پڑھنے سے قطرے آتے لیکن بیٹھ کر پڑھنے سے نہیں آتے، تو پھر آپ پر لازم ہے کہ ایسا کریں، اور اس صورت میں بھی آپ معذور نہیں، پس جس صورت میں آپ معذور نہیں، اس صورت میں آپ پر لازم ہو گا کہ وضو کر کے پیشاپ کے قطرے نکلنے سے پہلے پہلے فرض ادا کریں، فرضوں کے بعد اگر پیشاب کا قطرہ نکل جائے، تو سنتوں کے لیے نیا وضو کریں۔ نیز اگر روئی وغیرہ کے ذریعے یا کسی اور طریقے سے قطرے بالکل تو نہیں روکے جاسکتے، ہاں ان میں کمی کی جاسکتی ہے، تو پھر اس طرح کرنا بھی ضروری ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے" واما اصحاب الاعذار کالمستحاضۃ وصاحب الجرح السائل والمبطون ومن بہ سلس البول۔۔۔و نحو ذلک ممن لا یمضی علیہ وقت صلاۃ الا ویوجد ما ابتلی بہ من الحدث فیہ فخروج النجاسۃ من ھؤلاء لا یکون حدثا فی الحال مادام وقت الصلاۃ قائما" ترجمہ: اور بہر حال عذروں والے جیسے مستحاضہ اور وہ جس کا زخم بہتا ہو، اور وہ جسے دست آتے ہوں، اور وہ جسے مسلسل قطرے آتے ہوں، اور اسی طرح کے اور افراد کہ جن پر نماز کا وقت نہیں گزرتا مگر اس حالت میں کہ اس وقت میں وہ ناقض وضو پایا جاتا ہے، جس میں وہ مبتلا ہیں، پس جب تک نماز کا وقت رہے گا، ان حضرات سے نجاست کا نکلنا فی الحال ناقض وضو نہیں ہو گا۔ (بدائع الصنائع، کتاب الطہارۃ، فصل: نواقض الوضوء، جلد 1، صفحہ 126، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی عالمگیری میں ہے "المستحاضۃ ومن بہ سلس البول أو استطلاق البطن أو انفلات الریح أو رعاف دائم أو جرح لا یرقأ یتوضئون لوقت کل صلاۃ ویصلون بذلک الوضوء في الوقت ما شاءوا من الفرائض والنوافل "ترجمہ: مستحاضہ عورت، اور جسے مسلسل پیشاب کے قطرے آنے کی، یا مسلسل پیٹ خراب رہنے کی بیماری ہو، یا ہوا خارج ہونے پر قابو نہ ہو، یا مسلسل ناک سے خون بہتا ہو، یا ایسا زخم ہو جس سے خون بہنا بند نہ ہو، یہ سب لوگ ہر نماز کے وقت کے لیے نیا وضو کریں گے، اور اس وضو سے ایک نماز کے وقت میں جتنے فرائض و نوافل چاہیں ادا کر سکتے ہیں۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 1، صفحہ 41، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے "ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وُضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وُضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وُضو نہیں جاتا۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 385، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

معذور کا عذر کب تک رہے گا اور اس کا وضو کیسے ٹوٹے گا:

بہار شریعت میں ہے "ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے۔۔۔ جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا، مثلاً عورت کو ایک وقت تو اِستحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وُضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں

خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ یوہیں تمام بیماریوں میں اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔ ۔ ۔ فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وُضو ٹوٹ جاتا ہے ۔ ۔ ۔ معذور کا وُضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے، ہاں اگر کوئی دوسری چیز وُضو توڑنے والی پائی گئی تو وُضو جاتا رہا۔ مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے، ہوا نکلنے سے اس کا وُضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے، قطرے سے وُضو جاتا رہے گا۔ "(بہار شریعت، ج 1، حصہ 2، ص 385 تا 387، مکتبۃ المدینہ)

عذر روکنا یا کم کرنا ممکن ہو، تو اس طرح کرنا ضروری ہونے پر جزئیات:

درمختار میں ہے "یجب رد عذرہ أو تقلیلہ بقدر قدرتہ ولو بصلاتہ مومیا وبردہ لا یبقی ذا عذر بخلاف الحائض" ترجمہ: شرعی معذور پر اپنی قدرت کے مطابق اپنے عذر کو ختم کرنا یا کم کرنا واجب ہے، اگرچہ یوں کہ اشارے سے نماز ادا کرلے اور جب کسی بھی طرح اس نے اپنا عذر ختم کرلیا، تو یہ معذور باقی نہیں رہے گا، برخلاف حائضہ کے (کہ وہ خون روک بھی لے، تو حائضہ ہی رہے گی)۔

مذکورہ عبارت کے تحت ردالمحتار میں ہے "ومتی قدر المعذور علی رد السیلان برباط أو حشو أو کان لو جلس لا یسیل ولو قام سال وجب ردہ، وخرج بردہ عن أن یکون صاحب عذر، ویجب أن یصلي جالسا بإیماء إن سال بالمیلان؛ لأن ترک السجود أھون من الصلاۃ مع الحدث۔ "ترجمہ: اور جب شرعی معذور پٹی باندھ کر یا روئی وغیرہ رکھ کر خون وغیرہ بہنے کو روکنے کی قدرت رکھتا ہو یا اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو زخم نہیں بہے گا، کھڑا ہونے کی صورت میں بہے گا، تو اس کو روکنا اس پر واجب ہے اور اسے روک لینے کی صورت میں وہ معذور نہیں رہے گا۔ اور اگر (رکوع و سجدہ کی حالت میں) جھکنے میں بہتا ہو، تو اس پر بیٹھ کر اشارے کے ساتھ نماز پڑھنا، لازم ہے، کیونکہ سجدہ چھوڑ دینا حدث کے ساتھ نماز پڑھنے کے مقابلے میں آسان ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد 1، صفحہ 558، 559، مطبوعہ: کوئٹہ)

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ شرعی معذور کے متعلق کیے گئے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: "اذا کان احتشاؤہ یرد مابہ کما وصف فی السؤال فقد خرج عن حد العذر والتحق بالاصحاء یتوضأ لکل حدث ویغسل کل نجس ویؤم کل نفس ولا یعذر فی ترک الاحتشاء بل ھو فریضۃ علیہ کفریضۃ الصلاۃ... والمسألہ ظاھرۃ وفی الزبر دائرۃ اما تعسرہ فی العجلۃ الدخانیۃ فضلا عن تعذرہ فلا یظھر لہ وجہ فان من سافر فحمل معہ زادہ لا یثقل علیہ القطن ان زادہ وان کان یزعم انہ یخرج بصدمات الحرکۃ فلیطولہ ولیسفلہ ولیربط العضو الی فوق "(ترجمہ: اگر رُوئی رکھنے سے اس کے قطرے ٹپکنے بند ہو جاتے ہیں، جیسا کہ سوال میں بیان کیا تو وہ عذر کی حد سے نکل گیا اور صحیح افراد کے ساتھ شامل ہوگا۔ ہر حدث (اصغر) کے بعد وضو کرے جہاں نجاست لگی ہو اسے دھوڈالے اور ہر ایک کی امامت کرا سکتا ہے اس سے رُوئی نہ رکھنے کا عذر قبول نہ ہوگا، بلکہ نماز کی طرح روئی رکھنا بھی اس پر فرض ہے۔ ۔ ۔ مسئلہ ظاہر ہے اور (تمام) کتب میں موجود ہے بھاپ سے چلنے والی گاڑی میں مشکل پیش آنے، نہ کہ متعذر ہونے کی بظاہر کوئی وجہ نہیں، کیونکہ جو آدمی سفر کرتے ہوئے زادِ راہ لے جاتا ہے وہ اگر اس میں رُوئی کا اضافہ کرلے تو کوئی

بوجھ نہیں پڑتا۔ اور اگر اس کا خیال یہ ہے کہ گاڑی کی بار بار حرکت سے رُوئی نکل جائیگی تو وہ اسے لمبا کر کے نیچے کی طرف کرے اور اوپر کی طرف سے عضو کو باندھ دے۔)(فتاویٰ رضویہ، جلد 4، صفحہ 368، 369، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

عذر کی حالت میں کپڑے پاک کرنے وغیرہ سے متعلق جزئیات:

فتاوی عالمگیری میں ہے: اذا کان بہ جرح سائل۔۔۔ان کان بحال لو غسلہ یتنجس ثانیا قبل الفراغ من الصلاۃ جاز ان لا یغسلہ وصلی قبل ان یغسلہ والا فلا ھذا ھو المختار" ترجمہ: جب بہنے والا زخم ہو، اور حالت یہ ہو کہ اگر وہ کپڑوں کو پاک کرے، تو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی دوبارہ کپڑے ناپاک ہو جائیں گے، تو جائز ہے ان کپڑوں کو پاک نہ کرے اور انہیں پاک کرنے سے پہلے ہی نماز پڑھ لے، اور اگر ایسا نہ ہو (بلکہ پاک کپڑوں میں نماز پڑھی جا سکتی ہو) تو اب رخصت نہیں ہوگی، یہی مختار ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، باب النجاسۃ واحکامھا، جلد 1، صفحہ 46، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "رہا کپڑا اگر سمجھتا ہے کہ پاک کپڑا بدل کر فرض پڑھے گا تو اُس کے ایک درم سے زائد بھرنے سے پیشتر فرض ادا کر لے گا جب تو اُس پر لازم ہے کہ ہر وقت پاک کپڑا بدلے اور اگر جانتا ہے کہ فرض پڑھنے کی مہلت نہ ملے گی اور کپڑا پھر اُتنا ہی ناپاک ہو جائیگا تو اُسے معافی ہے اُسی کپڑے سے پڑھے، لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا. (اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔)" (فتاوی رضویہ، جلد 4، صفحہ 375، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بہار شریعت میں ہے "معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درم سے زِیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اُسی سے پڑھے اگرچہ مصلیٰ بھی آلودہ ہو جائے کچھ حَرَج نہیں اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب اور درہم سے کم ہے تو سنّت اور دوسری صورت (یعنی نماز پڑھنے تک پھر سے بقدر مانع ناپاک ہونے) میں مطلقاً نہ دھونے میں کوئی حَرَج نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 387، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد آصف عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5418

تاریخ اجراء: 03 ربیع الآخر 1448ھ/15 ستمبر 2026ء